رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ THE ALFAZL QADIAN رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل


دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا
اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

# الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام منیجر ہو

فہرست مضامین






ایڈیٹر:۔ غلام نبی ٭ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان۔

نمبر ۷۸ | مورخہ ۶۔ اپریل سنہ ۱۹۲۲ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۷۔ شعبان سنہ ۱۳۴۰ ہجری | جلد ۹


## مدینۃ المسیح

ایام زیر رپورٹ میں بخش کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو بخار بھی ہو گیا۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعاؤں میں مصروف رہیں۔

ٹیرٹیوریل کمپنی میں جو دوسری پارٹی گئی تھی وہ ٹریننگ کا عرصہ پورا کرکے واپس آ گئی ہے۔

آمدنی کے ذرائع پر غور اور اخراجات پر نظر کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر ہوئی ہے جو اپنے اجلاس منعقد کر رہی ہے۔

## مغربی افریقہ میں تبلیغ احمدیت

### گولڈ کوسٹ اور سیرالیون سے اطلاع

### ہز ایکسیلنسی گورنر سے ملاقات

(نوشتہ مولوی عبد الرحیم صاحب نیر۔ ۱۷۔ فروری سنہ ۱۹۲۲ء)

**جدّ و جہد** جماعت لیگوس خدا کے فضل سے ہر طرح ترقی کر رہی ہے۔ روزانہ دو درس قرآن احمدیہ ہال میں ہوتے ہیں۔ اور جامع مسجد میں مستورات کا درس ہفتہ میں تین دن ہوتا ہے۔ خطبہ جمعہ کے علاوہ ہر ہفتہ میں دو پبلک open air کھلی ہوا کے یوروبا لیکچر ہوتے ہیں اور گو بعض اشرار شرارت بھی کرتے ہیں۔ اور پتھر تک پھینکنے سے نہیں چوکتے۔ مگر شہر کا حصہ کثیر ہمارے لیکچروں کو پسند کرتا ہے۔ اور زیر رپورٹ ایام میں جو لیکچر ہوئے ہیں۔ انہیں سے دو لیکچر بہت شاندار ہوئے۔ اور ہزاروں کے مجمع نے سنے ہر روز نئے ممبروں کا اضافہ ہوتا ہے۔ گذشتہ ایتوار کو میری ایک تقریر ہوئی بمضمون "معراج نبوی" تھا۔ اور سلسلہ تقاریر کی چوتھی تقریر تھی۔ تقریر کے بعد ۵ آدمیوں نے بیعت کی۔ ملاؤں کی ایک جماعت جس کے ۱۳ ممبر ہیں۔ منافقت کے راستے اختیار کر رہی ہے۔ ان کے مقابلہ میں مخلصین جماعت جدّ و جہد میں کامیابی کے ساتھ مصروف ہیں۔ اس فتنہ کے فرو ہونے پر AHMADIA SCOOL LAGOS "احمدیہ سکول لیگوس" کا افتتاح ہو گا۔ سامان مدرسہ تیار ہو چکا ہے۔

**پورٹ ہارکوٹ**
یہ بندرگاہ دریائے نائیجیریا کے ڈیلٹا پر واقعہ ہے۔ اور نائیجیریا کے قابل فخر شہروں میں سے ہے۔ یہاں کی جماعت سرگرم ہے۔ ابھی تک ۳۵ ممبر ہوئے ہیں۔ مگر تازہ رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ چند اور درخواستیں زیر غور ہیں۔ اور کہ شہر میں احمدیت کا چرچا ہے

**بیس نو مسلم**
سپرنٹنڈنٹ دار التبلیغ سالٹ پانڈ تحریر فرماتے ہیں:۔ "مبلغ محمد اسحٰق ضلع ونیباہ سے واپس آگیا ہے۔ موضع کورم کرم میں افتتاح مسجد ہوا اور رپورٹ اخراجات مسجد کی رو سے مسجد پر کل ۴۰ پونڈ خرچ ہوا۔ جس میں سے ۱۶ پونڈ ۱۱ شلنگ ۶ پنس دوسری جماعتوں نے بطور امداد دیا۔ مبلغ مذکور نے افرانسی سراہا اور آبڈوم کی جماعتوں کا معاینہ کیا۔ اور مردم شماری کی۔ ہرسہ مقامات میں ۳۵۷ کارکن ممبر ہیں۔ اور ۲۰ کافر ایمان لائے۔ مدرسہ سالٹ پانڈ کے چار طلبا نے ختم قرآن کیا اور بلوغ المرام کے پڑھنے کا انتظار کر رہے ہیں"

**جماعت گولڈ کوسٹ**
سکرٹری صاحب جماعت گولڈ کوسٹ سکرٹری جماعت نائیجیریا کو اطلاع دیتے ہیں کہ:۔ "جماعت گولڈ کوسٹ نے "مولوی" کے بخیریت لیگوس پہنچنے اور حکام بالادست گورنمنٹ گولڈ کوسٹ سے جماعت کی طرف سے ملاقات کرنے کی خبر اطمینان و مسرت کے ساتھ سنی ہے۔ اور مجھے ہدایت کی ہے کہ ان کے اخلاص و وفا کو محترم مولوی تک پہنچا دیا جائے۔

جماعت حسب طاقت جدید جد و جہد میں مصروف ہے۔ محمد اسحٰق مبلغ سالٹ پانڈ نے اشہام و ٹمپی ما کا دورہ کیا ہے اور وہاں کے کمزور لوگ اب اچھی حالت میں ہیں۔ اور مولوی سے اظہار اخلاص کرتے ہیں۔

ہم خدا تعالیٰ سے جماعت کی ترقی کے امیدوار ہیں۔ موضع ایبورا میں احمدیوں اور ایک عیسائی مبلغ میں تکرار ہو گئی تھی۔ محمد اسحٰق کو وہاں بھیجا تھا تا لوگوں کو سمجھائے اور وعظ کرے۔"

**سیرالیون**
اخویم الفا العادی الیس الیگباجی آنریری مبلغ فری ٹاؤن اپنی پہلی رپورٹ میں لکھتے ہیں:۔ " السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں ۲۹ جنوری کو معہ الیگباجی بخیریت فری ٹاؤن پہنچ گیا۔ ۲۷ جنوری کو بعض مقامی احمدیوں سے ملاقات کی یہاں احمدی ہیں۔ مگر جماعت کوئی نہیں۔ اور حالات بھی کچھ بہت ناموافق اور پیچیدہ ہیں۔ میں نے احباب سے مشورہ کرنے کے بعد درس قرآن و درس حدیث شروع کرنے اور جلسے کرنے کی تجویز کی ہے۔ انشاء اللہ بہت جلد کام شروع کر دیا جائیگا۔ اور دوسری رپورٹ میں مفصل عرض کروں گا۔

**ہز ایکسلینسی گورنر سے ملاقات**
ہفتہ رواں میں عاجز نے پہلے جناب سکرٹری صاحب Secretary معاملات اہل باشندگان native affairs سے ملاقات کی۔ اور بعد میں ہز ایکسلینسی سرہیو کلفورڈ سے ½ ۱ گھنٹہ تک تخلیہ میں ملاقات کی۔ عالی جناب گورنر نائیجیریا نہایت عزت و احترام سے پیش آئے۔ اور سلسلہ عالیہ کی تعلیم و حالات کو توجہ سے سنا۔ آپ عربی زبان سے قدرے واقف ہیں۔ اور اس عاجز کو السلام علیکم سے مخاطب کیا۔ میرے جانے اور آنے پر انگریزی اعلیٰ طبقہ کے اخلاق کا برتاؤ دکھایا۔ جزاہ اللہ۔

یہ ملاقات انشاء اللہ تعالیٰ سلسلہ کے لئے بہت مفید ہوگی۔

# اخبار احمدیہ

**درخواست ہائے دعا**
میں ناکردہ گناہ ایک خطرناک کیس میں مبتلا ہو گیا ہوں۔ احباب خدارا ایک گرفتار مصیبت کے واسطے اخوت احمدیہ کے رنگ میں خدائے قادر رحمٰن سے دعا کریں۔ خاکسار فقیر علی سابق امرتسر حال سٹیشن ماسٹر سوہل (۲) خاکسار کی والدہ صاحبہ بیمار ہیں دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ صحت بخشے محمد شریف احمدی (۳) اس عاجز کے والد صاحب عرصہ سے سخت علیل ہیں۔ احباب ان کی صحت عاجل کیلئے پنجوقتہ نمازوں میں دعا فرماتے رہیں۔ نیز بچہ کیلئے بھی جو برخورد چیچک علیل ہو گیا ہے۔ محمد رونق حسن خان قلعہ فیروزپور (۴) اس سال حافظ محمد عبد الشکور صاحب انٹرنس کے امتحان میں شامل ہوئے ہیں۔ احباب ان کی کامیابی کیلئے دعا کریں۔ حسن احمد قریشی سکرٹری انجمن احمدیہ مدراس (۵) میرے چچازاد بھائی محمود بخش صاحب احمدی سخت بیمار ہیں۔ سب بھائی ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرماویں سید کریم بخش احمدی از سرلو نیا گاؤں ضلع کٹک (۶) میں بیمار ہوں۔ جملہ احباب احمدی میری صحت کے واسطے دعا فرماویں۔ عبد القدوس نو مسلم سکرٹری انجمن احمدیہ بھلاوا (۷) احباب خاکسار کے حق میں دعا فرماویں کہ مولا کریم بندہ کی مشکلات دینی و دنیوی دور کرے۔ خاکسار قاضی فضل الٰہی احمدی از ڈیرہ اسمٰعیل خان (۸) برادر جلیل احمد خان صاحب تھاٹون برہما اور ان کے اہل و عیال کے لئے احباب دعا فرمائیں کہ خدا حسنات دینی و دنیوی سے بہرہ ور کرے (اکمل) (۹) خاکسار بعض مشکلات میں ہے۔ احباب میری بہتری اور بہبودی کے لئے دعا کریں محمد الدین احمدی تہال (۱۰) عاجز امسال امتحان انٹرنس میں شامل ہوا ہے۔ لہذا احمدی احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس عاجز کو کامیاب کرے۔ شیخ محمد خورشید احمدی از گوجرانوالہ (۱۱) نیازمند کی چھوٹی بیوی حلیمہ بیگم عرصہ ایک ماہ سے بعارضہ کھانسی و بخار بیمار ہے۔ تمام ناظرین اخبار دعائے صحت فرماویں۔ میر غلام رسول احمدی کولہ گام کشمیر۔

**نماز جنازہ**
اللہ بخش ولد غلام حسین قوم بلوچ سکنہ اندر پہاڑ سنگڑ جو ایک احمدی برادر تھے بقضائے الٰہی فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب نماز جنازہ غائب پڑھ کر دعائے خیر کریں۔ عاجز محمد خان بلوچ از کوٹ قیصرانی (۲) مولوی بوٹے خان صاحب بقضائے الٰہی فوت ہو گئے ہیں۔ بہت مخلص احمدی تھے احباب نماز جنازہ غائب پڑھیں۔ قمر الدین احمدی از سنکارہ (۳) میری والدہ مکرمہ فوت ہو گئی ہے۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔ نیازمند غلام غوث چپڑاسی فیک زمینداره گوجرانوالہ (۴) میرے والد صاحب مسمی چودھری پیر محمد ساکن قلعہ صوبہ سنگھ ضلع سیالکوٹ فوت ہو گئے ہیں۔ احباب نماز جنازہ غائب پڑھیں۔ عاجز عبد اللہ خان احمدی ساکن قلعہ صوبہ سنگھ (۵) میرا بھائی عبد الحق بعارضہ نمونیا بروز جمعہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۶- اپریل ۱۹۲۲ء

# حجاز کی آزادی

دارالعوام سے اس اظہار نے کہ سال رواں کے تخمینہ میں عربوں کے لئے ڈیڑھ لاکھ پونڈ رکھا گیا ہے جو سلطان نجد، شاہ حسین اور باقی حکمرانوں کو دیا جائیگا اس خیال کو پھر تازہ کر دیا ہے۔ کہ گورنمنٹ برطانیہ عرب کو اپنی سیادت کے نیچے رکھنے کی پالیسی پر مصر ہے حالانکہ یہ بات تمام مسلمانوں کے مذہبی جذبات پر بہت گہرا اثر ڈال رہی اور ان میں سخت بے چینی پیدا کر رہی ہے۔ کیونکہ کوئی مسلمان یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ مقامات مقدسہ پر بلا واسطہ تو الگ رہا بالواسطہ بھی کسی عیسائی حکومت کا تسلط ہو۔ یہی وجہ تھی۔ کہ موجودہ وائسرائے ہند کی خدمت میں ہماری جماعت کی طرف سے جو ایڈریس پیش ہوا تھا۔ اس میں مسلمانوں کی بے چینی کو دور کرنے کے طریق بیان کرتے ہوئے کہا گیا تھا کہ:۔

"حجاز کی آزادی میں کسی قسم کا خلل نہیں آنا چاہیئے جب حجاز کی آزادی کا سوال پیدا ہوا ہے۔ تو اسوقت یہی سوال ہر ایک شخص کے دل میں کھٹک رہا تھا۔ کہ کیا ترکوں سے اس ملک کو آزاد کرنے کا یہ مطلب تو نہیں۔ کہ بوجہ بنجر علاقہ ہونے کے وہاں کی آمد کم ہوگی۔ اور حکومت کے چلانے کے لئے ان کو غیر اقوام سے مدد لینی پڑیگی۔ اور اس طرح کوئی یورپین حکومت اس کو مدد دیکر اسے اپنے حلقہ اثر میں لے آئیگی"

ان الفاظ میں جو شبہ ظاہر کیا گیا ہے۔ مدد دینے کے اعلان نے اسے یقین کے درجہ تک پہنچا دیا ہے۔ اور اس کا مطلب وہی ہے۔ جو مسٹر چرچل وزیر نو آبادی کے ان الفاظ کو مدنظر رکھ کر جن کے پورا کرنے پر عربوں کو مالی امداد دینے کا وعدہ کیا گیا تھا۔ مذکورہ بالا ایڈریس میں یہ کہا گیا تھا کہ

"یقیناً اس قسم کی آزادی کوئی آزادی نہیں یہ پوری ماتحتی ہے۔ اور فرق صرف یہ ہے۔ کہ برطانیہ حجاز پر براہ راست حکومت نہ کریگی۔ بلکہ ایک مسلمان سردار کی معرفت حکومت کریگی"

"اس کے ساتھ ہی اس پالیسی کے خطرناک ہونے کی طرف حضور وائسرائے کو توجہ دلاتے ہوئے کہا گیا تھا کہ:۔

"ہم امید کرتے ہیں کہ جناب اس غلط قدم کے اٹھانے کے خطرناک نتائج پر ہوم گورنمنٹ کو فوراً توجہ دلائینگے"

حضور وائسرائے ہند نے مسلمانوں کے معروضات اور ان کے جذبات کا خیال رکھنے اور انہیں حکام بالا تک پہنچانے کے متعلق اسوقت تک جو کوشش اور سعی فرمائی ہے۔ اس کو مدنظر رکھا جا سکتا ہے کہ اس بارے میں بھی انہوں نے پوری کوشش کی ہوگی۔ لیکن افسوس ہے کہ نتیجہ قابل اطمینان نہیں نکلا۔ اور عربوں کو مالی مدد دینے کی پالیسی کو ترک نہیں کیا گیا۔ جو کہ ان مواعید کے سراسر خلاف ہے۔ جنمیں حجاز کو آزادی دینے کا اقرار کیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ صاف ظاہر ہے کہ کوئی حکمران جو اپنے ملک میں انتظام قائم رکھنے اور مالی امداد حاصل کرنے کے لئے دوسری سلطنتوں کا محتاج ہو، وہ آزاد نہیں کہا جا سکتا۔ اگر اہل حجاز ابھی اس قابل نہیں ہیں۔ کہ اپنے ملک پر آپ حکومت کر سکیں۔ اور ان کا حکمران کسی بیرونی طاقت کی امداد کا محتاج ہے۔ تو انہیں کسی یورپین سلطنت کے ماتحت یا زیر اثر رکھنے کی بجائے انہی شرائط پر ترکوں کے سپرد کر دینا چاہیئے۔ جن پر انہیں کسی غیر مسلم حکومت کے زیر اثر رکھا جاتا ہے۔ اس طرح کرنے سے جہاں گورنمنٹ کے خزانہ پر ایک رقم خطیر کا بار نہیں پڑیگا۔ وہاں اس کے متعلق مسلمانوں کو یہ شکایت بھی نہ رہے گی کہ گورنمنٹ حجاز کو اپنے زیر اثر رکھنے کی سعی کر رہی ہے۔ اور مقامات مقدسہ کے بارے میں انہیں جو خطرہ ہے۔ وہ بھی دور ہو جائیگا۔

گورنمنٹ برطانیہ کے ماتحت مسلمانوں کی تعداد اسقدر زیادہ ہے کہ انکی خواہشات اور جذبات کو نظر انداز کر دینا معمولی بات نہیں ہے۔ اور پھر ایسی صورت میں جبکہ مسلمانوں نے ہر موقع پر گورنمنٹ کی پوری پوری مدد کی ہو۔ اسلئے نہ صرف مناسب بلکہ ضروری ہے کہ حجاز کے متعلق گورنمنٹ کوئی ایسی کارروائی نہ کرے۔ اور نہ ایسی صورت لے جس سے یہ سمجھا جائے۔ کہ اسے وہ اپنے زیر اثر رکھنا چاہتی ہے۔ بلکہ اس سے بالکل الگ تھلگ رہے۔ ورنہ اس قسم کی باتوں کا اس کے پاس کیا جواب ہے۔ جو بڑے زور شور کے ساتھ اخباروں میں شائع ہو چکیں اور شورش و بے چینی میں اضافہ کر رہی ہیں کہ مسلمانوں کو اب اس کا یقین ہو گیا ہے کہ شریف مکہ نے اس اقتدار کو جو مسلمانوں کو مقامات مقدسہ پر حاصل تھا۔ [illegible] لاکھ پونڈ کے عوض فروخت کر ڈالا ہے۔

مقامات مقدسہ سے مسلمانوں کو جو تعلق اور واسطہ ہے اس کی وجہ سے ان کے لئے ہر ایک وہ بات اضطراب انگیز ہے جس کا اثر ان مقامات پر پڑتا ہو۔ اسلئے گورنمنٹ کو اس بارے میں نہایت احتیاط سے کارروائی کرنی چاہیئے اور رعایا کے ایک بہت بڑے حصہ کے جذبات اور احساسات کا خیال رکھنا چاہیئے۔

حجاز کو ترکی سے علیحدہ کرتے وقت اسبات پر بڑا زور دیا گیا تھا۔ کہ جب اہل عرب آزادی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور اپنے ملک پر آپ حکومت کرنے کے خواہشمند ہیں۔ تو کیوں انہیں آزادی نہ دی جائے۔ اس اصل کو اب قائم رہنا چاہیئے۔ جو اسی طرح قائم رہ سکتا ہے کہ کسی یورپین طاقت کا حجاز کے انتظامات وغیرہ میں کوئی دخل نہ ہو۔

---

## کیا مسٹر گاندھی کو حضرت عیسیٰ سے کوئی مشابہت ہے؟

مسٹر گاندھی کا مقدمہ جس کا حال میں فیصلہ ہوا ہے۔ اس کی بناء پر انہیں نہ صرف ہندو اہل قلم بلکہ مسلمان نامہ نگار بھی حضرت عیسیٰ کا مثیل قرار دے رہے ہیں۔ اور مسلمان اخبارات بڑی خوشی سے اپنے خاص کالموں میں اس قسم کے مضمون شائع کر رہے ہیں چنانچہ جناب مسز سروجنی نائیڈو نے لکھا ہے کہ:۔

"اس (گاندھی) ناقابل تسخیر و شیریں کلام پیغمبر کا دنیا کی تاریخ میں اگر کوئی سچا ثانی مل سکتا ہے۔ تو اس کے مقابلے کی صرف ایک مثال ہے۔ اور وہ غریب معمولی جھونپڑی میں پلا ہوا ناصرہ کا مسیح ہے"

(بندے ماترم ۲۷ مارچ)

وہاں مسٹر محمد شعیب صاحب قریشی نے بھی لکھا ہے کہ "احمد آباد میں سشن جج کی عدالت میں جس مقدمہ کی سماعت ۱۸ مارچ کو ہوئی۔ وہ مقدمہ دنیا کی تاریخ میں سب سے زیادہ قابل یادگار رہے گا۔ یہ فلسطین کے پیغمبر حضرت عیسےٰ کے مقدمہ کا ہی ثانی کہا جا سکتا ہے"

(بندے ماترم - ۱۳ مارچ)

اس بات سے قطع نظر کرتے ہوئے کہ ایک مشرک کے ساتھ خدا کے ایک نبی کو تشبیہ دینا کیونکر جائز ہو سکتا ہے۔ قابل غور یہ امر ہے۔ کہ کیا حضرت مسیح کے مقدمہ اور مسٹر گاندھی کے مقدمہ میں کوئی مشابہت بھی پائی جاتی ہے؟ ہم دعوے کے ساتھ کہتے ہیں۔ کہ کوئی شخص یہ ثابت نہیں کر سکتا۔ کہ حضرت مسیح جس حکومت کے ماتحت تھے۔ اس کے قوانین کی کبھی انہوں نے خلاف ورزی کی۔ اسے تباہ کرنے کے منصوبے باندھے۔ اور نہ کوئی یہ دکھا سکتا ہے کہ حکومت کے خلاف انہوں نے بغاوت کی تعلیم دی ایس کے بالمقابل مسٹر گاندھی کا اپنا اقرار ہے کہ وہ موجودہ حکومت کو تسلیم نہیں کرتے۔ اور اس کے خلاف نفرت و حقارت پیدا کرنا ان کی فطرت میں داخل ہو گیا ہے۔ اور اسے برباد کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اس صورت میں مسٹر گاندھی کے مقدمہ کو حضرت عیسیٰؑ کے مقدمہ کے مشابہ قرار دینا کہاں کا انصاف ہے۔ اور ان کو ایک پیغمبر کے مشابہ قرار دینا کہاں کی عقلمندی۔ خدا کے پیغمبر دنیا میں بغاوت اور نافرمانی کے بیج بونے نہیں آتے۔ بلکہ امن اور صلح قائم کرنے کے لئے آتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کسی پیغمبر نے کبھی حکومت وقت کے خلاف اسوقت تک آواز بلند نہیں کی۔ جب تک کوئی حکومت اس کے آسمانی مشن کے راستہ میں حائل نہیں ہوئی۔ اور اس کے پیرؤوں کی مذہبی آزادی کو ظلم و تعدی سے دبانے کے درپے نہیں ہوئی۔ پس ایک ایسا شخص جسے نہ تو روحانی مصلح ہونے کا دعویٰ ہے۔ اور نہ حقیقی روحانیت سے آگاہ۔ ایسے حکومت وقت کو برباد کرنے کے جرم میں جس کا وہ خود اقرار کرتا ہے سزا ملنا کوئی قابل فخر بات نہیں۔ چہ جائیکہ اسے کسی نبی اور پیغمبر کے واقعہ سے مشابہت دی جائے۔ لیکن افسوس مسلمان انبیاء کرام کی حقیقت ان کے مقاصد اور ان کے طریق عمل سے ایسے ناواقف ہو گئے ہیں کہ مخالفین اسلام کے خلاف اسلام افعال کو انبیاء کے مقدس اور متبرک افعال کے مشابہ قرار دینے سے دریغ نہیں کرتے ؛

---

## جھوٹا مدعی مسیحیت

اخبار مدینہ بجنور اپنے "شذرات" کے عنوان کے نیچے لکھتا ہے:۔

"برار کے علاقہ میں ایک نیا مسیح موعود پیدا ہوا ہے جس نے اپنے الہامات بغرض اشاعت ہمارے پاس بھیجے ہیں۔ آپ کے الہامات میں خصوصیت یہ ہے کہ خدا نہیں۔ بلکہ قرآن آپ سے متکلم ہوتا ہے۔ ہم کو خوف ہے۔ کہ اپنے اضغاث احلام کو آپ الہامات نہ سمجھتے ہوں۔ اس کی تشریح مرزا کے قادیان کے خلفاء سے پوچھئے۔ وہ اس مسئلہ کو سمجھا دینگے"

خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں اپنی وحی کو "بارش" سے مشابہت دی ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ موسم برسات میں جہاں بارش کے ذریعہ دلکش اور دلفریب گلہائے رنگارنگ کی روئیدگی ہوتی ہے۔ اور مفید و فائدہ بخش پودے اگتے ہیں۔ وہاں زہریلی اور نقصان رساں بوٹیاں اور خاردار جھاڑیاں بھی نکل آتی ہیں۔ اسلئے اگر روحانی بارش کے ایام میں جھوٹے اور مفتری مدعیان الہام بھی پیدا ہو جائیں۔ تو کوئی عجیب بات نہیں۔ لیکن جس طرح زہریلی اور خاردار جھاڑیوں کے پیدا ہونے سے بارش قابل الزام نہیں ٹھہرتی۔ اسی طرح جھوٹے مدعیان الہام کے ظاہر ہو جانے سے روحانی بارش پر بھی کوئی دھبہ نہیں آسکتا۔ اور عقلمند اور زیرک انسانوں پر حق مشتبہ نہیں ہو سکتا۔ "مدینہ" اگر اضغاث احلام کو الہام قرار دینے والوں کو شناخت کرنے کی اہلیت نہیں رکھتا۔ اور اس مسئلہ کو "مرزائے قادیان کے خلفاء" سے سمجھنے کی خواہش رکھتا ہے۔ تو برار کے "نئے مسیح موعود" کے الہامات شائع کر کے دیکھ لے کہ ان کا اور ان کے گھڑنے والے کا انجام کیا ہوتا ہے۔ جھوٹے اور سچے میں امتیاز کرنیوالا خدا اس زمانہ میں بھی اس سے وہی سلوک کریگا۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے وقت جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب سے کیا تھا کہ اسکو تباہ و برباد کر کے اس کا نام و نشان مٹا دیا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پیرؤوں کو دنیا کے کونوں تک پھیلا دیا ؛

---

## قادیان کا ہمسر پیدا نہیں ہو سکتا۔

"مدینہ" دوسرے نوٹ میں لکھتا ہے:۔

"اگر نت نئے مسیح موعود کی شرح پیداوار اسی طرح قائم رہی۔ تو شاید عنقریب ہندوستان کا چپہ چپہ قادیان نظر آنے لگیگا۔ اور ہر جگہ رویا صادقہ الہامات وحی "بارش کی طرح" ہندی قلوب پر نازل ہونے لگیگی۔ کہیں اسی کثرت بارش میں قادیان نذر سیلاب نہ ہو جائے"

لیکن مدینہ کو تشویش ہونے کی ضرورت نہیں۔ جس طرح اسوقت تک کئی جھوٹے دعویداروں کے پیدا ہونے سے قادیان کی ہمسری کرنے والا کوئی مقام نہیں بنا۔ اسی طرح آئندہ بھی نہیں بن سکتا۔ اور ہم علی الاعلان کہتے ہیں۔ کہ خواہ لاکھوں جھوٹے مسیح موعود کھڑے ہو جائیں۔ تو بھی ایسا نہیں ہو سکیگا۔ اگر ایسا ہو جائے۔ تو پھر خدا کے فرستادہ اور مفتری علی اللہ میں امتیاز ہی کیا رہ جائے۔ رہی یہ بات کہ ہر جگہ رویا صادقہ الہامات وحی بارش کی طرح ہندی قلوب پر نازل ہونے لگیں۔ اس کے متعلق یاد رہنا چاہیئے۔ کہ "مدینہ" اور اسکے "مولانا" محمد علی وغیرہ نے مسٹر گاندھی کو روحانیت کا سچا پیغمبر قرار دے کر ثابت کر دیا ہے۔ کہ وہ اس قابل ہی نہیں۔ کہ رویا و صادقہ اور الہامات الہیہ کا ان پر کبھی نزول ہو۔ چہ جائیکہ بارش کی طرح ان پر نازل ہوں۔ یہ تو خدا تعالیٰ کا خاص انعام ہے۔ جو اس کے رسول پر ایمان لانے والوں کو حاصل ہوتا ہے۔ اور ہو رہا ہے۔ نہ کہ ایک مشرک کی پیروی کرنے والوں اور اسے روحانیت کا سچا پیغمبر قرار دینے والوں کو حاصل ہو سکتا ہے پس جب قادیان کے مخالف قطعی طور پر اس انعام الٰہی سے محروم ہو چکے ہیں تو الہام کی کثرت بارش میں قادیان کے نذر سیلاب ہونے کا کیا خطرہ ہو سکتا ہے۔ خطرہ ان لوگوں کے لئے ہے۔ جو قادیان سے روگردان ہو کر گرداب ہلاکت میں پڑے ہیں ؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم   نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

# خطبہ جمعہ

## اپنے کام کے مقابلہ میں خدا کے انعام پر نظر کرو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ

(فرمودہ ۲۴ مارچ ۱۹۲۲ء)

انسانی زندگی کا دور نہایت ہی محدود ہے۔ اور اتنا محدود ہے کہ کائنات زمانہ کی وسعت پر نظر ڈالتے ہوئے انسانی زندگی کو سمندر کے حباب کیطرح بھی قرار نہیں دے سکتے۔ ایک وسیع سمندر میں جو حباب پیدا ہوتا ہے۔ اور سمندر کے ساتھ اس کی جو نسبت ہوتی ہے۔ اتنی نسبت بھی انسانی زندگی کو کائنات کی وسعت کے ساتھ نہیں ہے۔ پھر ایسے محدود دور کیلئے جو انعامات اللہ تعالےٰ نے مقرر کئے ہیں۔ ان کو دیکھکر انسان حیران رہ جاتا ہے کہ کیسی رحیم و کریم وہ ذات ہے جس نے ہمیں پیدا کیا۔ اور جو ہم پر انعامات کرتی ہے۔

### زیادہ سے زیادہ ہمارے زمانہ کی عمریں

جو دیکھی جاتی ہیں۔ ان کے متعلق ہم کہتے ہیں۔ پہلے زمانہ میں اس سے بڑی تھیں یا چھوٹی۔ اور آئندہ بڑی ہونگی یا چھوٹی۔ یہ خدا تعالیٰ جانتا ہے۔ ہمارے زمانہ میں لوگوں کی عمریں پچاس ساٹھ ستر اور زیادہ سے زیادہ سو سوا سو سال ہوتی ہیں۔ لیکن اگر ڈیڑھ سو سال بھی عمر مان لی جاوے۔ جو شاذ و نادر ہی ہوتی ہے۔ اور ایک صدی میں ایک یا دو انسان اس عمر کو پہنچتے ہیں۔ تو بھی اس میں سے پچاس سال سونے میں گذر جاتے ہیں۔ پھر اگر اس میں سے نابالغی کا زمانہ نکال دو۔ تو اور بھی کم رہ جاتی ہے۔ پھر کھانے پینے پیشاب پاخانہ کرنے میں جو وقت صرف ہوتا ہے۔ وہ نکالدیا جائے تو اور کمی ہو جاتی ہے۔ پھر انسان لغو باتوں میں جو وقت ضائع کرتے ہیں وہ نکالدیا جائے۔ تو اور بھی کم ہو جاتی ہے۔ اور اگر اوسط عمر ۵۰۔ ۶۰ سال فرض کر لی جائے۔ تب بھی اس عمر کے انسان کے کام کا زمانہ دس پندرہ۔ یا ۲۰ سال سے زیادہ نہیں بنتا۔ یہ ایسا زمانہ ہے۔ جس میں انسان کچھ کام کرتا ہے۔ اس کام کے بدلے میں خدا تعالیٰ کی طرف سے کیا انعام مقرر کیا گیا ہے۔ اس کو نہایت مختصر الفاظ میں قرآن کریم نے اس طرح بیان کیا ہے کہ۔

### جنت عدن

باغ ہونگے جن کے رہنے والے بھی ہمیشہ رہینگے۔ اور باغ بھی ہمیشہ اور ان کے پھل بھی ہمیشہ رہینگے۔ پھر فرمایا۔ عطاءً غیر مجذوذ وہ ایسا انعام ہوگا جو کبھی نہیں کاٹا جائیگا۔ کوئی وقت ایسا نہیں آئیگا۔ جب یہ کہدیا جائے کہ اب انعام کافی مل گیا۔ بلکہ ہمیشہ ہمیش انعام ملتا رہیگا۔ گویا اس جہان میں

### انسان خدا کا ظل

ہو جائیگا۔ کیونکہ جس طرح اللہ تعالیٰ پر فنا نہیں۔ اسی طرح ایک رنگ میں اس انسان پر بھی فنا نہیں ہوگی۔ گو اصلی ذات خدا تعالیٰ ہی کی ہے۔ جسے بقا حاصل ہے۔ مگر انسان کو بھی ایک شکل بقا کی حاصل ہو جائیگی۔ اور انسان خدا میں ہو کر رہیگا۔

### مگر خیال تو کرو

کہ ایسا انعام کس کام کے نتیجہ میں ملتا ہے۔ اسی کام کے نتیجہ میں جو دس پندرہ بیس سال کے قلیل عرصہ میں کیا جائیگا۔ پھر کیا یہ سارے سال خدا کے لئے خرچ کئے جاتے ہیں۔ شاذ و نادر ہی لوگوں کے سوا باقی سب لوگوں کے بہت سے اوقات لغو باتوں میں خرچ ہوتے ہیں۔ صبح ہو تو لوگ یا خدا کے دین کی خدمت کا وقت دو یا تین گھنٹے دن میں بنتا ہے۔ اس طرح کام کرنے کا جز اور بھی قلیل رہ جاتا ہے۔ اور جتنا عرصہ کام کرنا تھا۔ وہ بھی سارے کا سارا انسان دین میں نہیں لگاتا۔ مگر دیکھو اس آٹھ دس سال کے کام کے بدلے میں ایسی

### عظیم الشان برکات

حاصل ہونگی۔ کہ جن کا کبھی خاتمہ ہی نہ ہوگا۔ حتیٰ کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان کے وہم میں بھی اس جنت کا نقشہ نہیں آ سکتا۔ زمانہ کی وسعت کے لحاظ سے تو اس کے متعلق یہ ہے کہ جنت ہے غیر مجذوذ نہ کٹنے اور نہ ختم ہونے والا انعام ہے۔ اور انعام کی وسعت کے لحاظ سے یہ ہے کہ اس میں اتنی بہت اور اتنی انواع ہیں۔ کہ انسان کو ان کا پتہ ہی نہیں لگ سکتا۔ کیونکہ انسان کی نظر دنیا کی نعمتوں تک ہی پہنچتی ہے۔ اور دنیا کی نعمتوں کو جنت کی نعمتوں سے کچھ نسبت نہیں۔

اتنے بڑے اور ایسے عظیم الشان انعام اتنے قلیل زمانہ کی خدمات کے بدلے ملتے ہیں۔ ذرا غور تو کرو

### کیا قربانی ہے

جو ان انعامات کے لئے انسان کرتا ہے۔ دنیا کے کاموں پر ہی نظر کرو۔ ایک انسان پندرہ سولہ سال پڑھتا دن رات محنت کرتا ہے۔ اور اتنے سال کی محنت کے بعد اس کی عمر پچیس تیس سال تک پہنچ جاتی ہے۔ اس کی ساری عمر اگر ساٹھ سال قرار دی جائے۔ تو گویا وہ تیس سال کی عمر میں فائدہ اٹھانے کے لئے پچیس تیس سال محنت کرتا ہے۔ اور پھر اتنا عرصہ پڑھنے کے بعد بھی مال و دولت خود بخود اس کے گھر میں نہیں آ جائیگا۔ اور وہ محنت جو اس نے پڑھنے میں کی۔ وہ کافی نہ ہوگی۔ بلکہ پھر بھی اسے محنت کرنی پڑیگی۔ پس ایک انسان اپنی عمر کے پندرہ سولہ سال آئندہ عمر تیس چالیس سال کے لئے خرچ کرتا ہے۔ پھر وہ انعام جس کی وسعت کا کوئی اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ اور جس کے زمانہ کی کوئی حد بندی نہیں کر سکتا۔ اس کے لئے جس قدر بھی قربانی کی جائے۔ کم ہے۔ لیکن عام طور پر چونکہ لوگوں کو اس انعام پر یقین نہیں ہوتا۔ اس لئے اس کے واسطے وقت صرف نہیں کرتے اور اگر کرتے بھی ہیں۔ تو اس شوق سے نہیں۔ جس شوق سے دنیاوی امور کے لئے عمر ضائع کرتے ہیں۔ ضائع میں اس لئے کہتا ہوں کہ عمر ختم ہو جانے والی چیز ہے۔ اور جو دنیاوی باتوں کے لئے خرچ کی جاتی ہے وہ بھی عارضی اور چند روزہ ہیا تو جس انعام کے لئے

### بہترین حصہ عمر

خرچ کرتے ہیں۔ وہ چونکہ نظر آتا ہے۔ اس لئے اس میں تو بڑے شوق سے لگے رہتے ہیں۔ لیکن دوسرے جہان میں ملنے والا انعام نہ انہیں نظر آتا ہے۔ اور نہ اس پر انہیں یقین ہوتا ہے اس لئے اس کے لئے کچھ نہیں کرتے۔ کسی طالب علم کو اگر یہ کہا جائے۔ کہ دیکھو تمہاری پچاس سال عمر ہوگی اس میں سے کچھ تمہارے بچپن کا زمانہ گذر گیا۔ اور پندرہ سولہ سال تک تم پڑھتے رہوگے۔ اس طرح پچیس تیس سال عمر تک تم پڑھائی میں مشغول

رہوگے - اس کے بعد کہیں جاکر فائدہ اٹھاؤ گے - اس لئے بہتر ہے - کہ پڑھنا چھوڑ دو - تو وہ کبھی یہ مشورہ قبول نہیں کریگا - اور یہ کہنے والے کو نادان سمجھیگا - لیکن تعجب آتا ہے کہ اس انعام کے لیے جس کا کبھی خاتمہ نہیں اور جس کی وسعت کا اندازہ نہیں - اس کے لیے لوگ تیاری نہیں کرتے -

یہ جتنی خرابی پیدا ہوتی ہے -

## عدم یقین

کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے - انسان حقیقی طور پر سمجھتا ہی نہیں کہ مرنے کے بعد بھی وہ اٹھایا جائیگا - اور جو لوگ یہ مانتے ہیں وہ بھی رسمی عقیدہ کے طور پر مانتے ہیں - یقینی طور پر نہیں مانتے - اور یقین اور عقیدہ میں بڑا فرق ہے - عقیدہ کے متعلق تو عام طور پر یہ ہوتا ہے - اس کے متعلق غور کرنا بھی ناجائز سمجھتے ہیں - ورنہ جب لوگ معمولی معمولی باتوں کے لئے قربانی کرنے کے لئے تیار رہو جاتے ہیں تو کیوں خدا تعالےٰ کے لئے قربانی کرنے کو تیار نہیں ہوتے - اس کی وجہ یہی ہے کہ دنیاوی باتوں کا انھیں حقیقی یقین ہوتا ہے - مگر خدا تعالیٰ کی باتوں کو صرف عقیدتاً مانتے ہیں - ان پر یقین نہیں - کہتے ماں باپ سے انھوں نے سنا ہوتا ہے - کہ خدا تعالیٰ ہے - اس لئے وہ بھی کہتے ہیں - خدا ہے - ماں باپ سے سنا ہوتا ہے کہ مرنے کے بعد اٹھنا ہے - اس لئے وہ بھی کہتے ہیں - اٹھنا ہے - ماں باپ سے سنا ہوتا ہے - بدیوں کے نتیجہ میں سزا ملیگی - اس لئے وہ بھی مانتے ہیں - اور گو زبان سے ان باتوں کا اقرار کرتے ہیں - مگر ان کی عقل اندر سے انکار کر رہی ہوتی ہے اور چونکہ وہ عقیدہ کے طور پر مانتے ہیں - اس لئے عقیدت کی وجہ سے غور نہیں کرتے - اور ڈرتے ہیں - کہ اگر غور کیا - تو ممکن ہے - غلط نکل آئے - ایک

## کچا اور بودہ عقیدہ

ان کا ہوتا ہے - چنانچہ ہمارے آدمی جب کئی غیر احمدیوں کے پاس جاتے - اور انہیں تبلیغ کرنے لگتے ہیں - تو وہ کہتے ہیں - ہم تمہاری باتیں نہیں سنا چاہتے تاکہ ہمارا ایمان خراب نہ ہو جائے - حالانکہ اگر ان میں فی الواقع ایمان ہوتا ہے - تو اس کے خراب ہونے کے کیا معنے - کبھی ایمان بھی خراب ہوا کرتا ہے - بات اصل میں یہ ہے - کہ وہ جن باتوں کو مانتے ہیں صرف زبان سے مانتے ہیں - ان کے دلائل ان کے پاس نہیں ہوتے - اور انہیں ڈر ہوتا ہے - کہ اگر ان کے خلاف دلائل نہ تو چھوڑنی پڑینگی - اس لئے وہ سنتے ہی نہیں - اور کہتے ہیں کہ سننے سے ہمارا ایمان خراب ہو جاتا ہے - حالانکہ ایمان تو وہ چیز ہے - کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں - کہ جب کسی میں ایمان پیدا ہو جائے تو -

## ایمان کی ادنےٰ بشاشت

یہ ہے کہ وہ آگ میں پڑنا تو پسند کرلیگا - لیکن ایمان نہیں چھوڑیگا - یہ ادنےٰ درجہ ہے ایمان کا - ان لوگوں میں ایمان ہی کہاں ہوتا ہے - جو کہتے ہیں - خراب ہو جاتا ہے - وہ شخص جو یہ کہتا ہے کہ میں کسی کی بات اس لئے نہیں سنتا - کہ میرا ایمان خراب ہو جاتا ہے - وہ گویا خود اقرار کرتا ہے - کہ اس میں ایمان نہیں ہے - ماں باپ سے سن سنا کر اور ساتھیوں کے میل ملاپ کی وجہ سے جو کچھ مانتا ہے - مانتا ہے - ورنہ اسے یقین حاصل نہیں ہوتا - عام طور پر لوگوں کا یہی حال ہے - کہ سنی سنائی باتوں کو مانتے ہیں - اسی لئے ان کے لئے قربانی کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے - ہندی میں مثل ہے - سو گز وار دن ایک گز نہ پھاڑوں - یہی مثال ان کی ہوتی ہے - منہ سے جتنا چاہو ان سے اقرار کرا لو - وہ کہنے کو تو کہدینگے کہ ہم خدا اور رسول اور اسلام پر قربان ہونے کو طیار رہیں - مگر جب وقت آئیگا تو قربان ہونا تو الگ رہا - معمولی سی قربانی کرنے کے لئے بھی آمادہ نہ ہونگے - یہ اس بات کی علامت ہوتی ہے - کہ ان میں ایمان نہیں ہوتا - کیونکہ

## ایمان کی علامت

تو یہ ہے کہ خواہ کس قدر بھی مشکلات میں انسان کو ڈال دیا جائے - وہ پرواہ نہیں کرتا - اور جب تک مشکلات کی بھٹی میں نہ ڈالا جائے - اس وقت تک ایمان کا پتہ نہیں لگتا - اسی لئے ہمیشہ نبیوں کے ماننے والوں کو ابتلا آتے رہے ہیں - یہ

## دو قسم کے ابتلا

ہوتے ہیں - ایک وہ جو بندہ خود اپنے اوپر اپنی مرضی سے نازل کرتا ہے - اور دوسرے وہ جو خدا تعالےٰ نازل کرتا ہے - بندہ کی اپنی مرضی پر جو ابتلا چھوڑے جاتے ہیں - وہ مثلاً نماز روزہ ہیں - ان میں سہولت کے سامان انسان کرسکتا ہے - مگر ایک وہ ابتلا ہوتے ہیں جو خدا کے ہاتھ میں ہوتے ہیں - بندہ اگر چاہے کہ ان میں سہولت کرے - تو نہیں کرسکتا - یہ اس لئے آتے ہیں - کہ خدا بندہ پر اس کے ایمان کی حالت ظاہر کردے - اس لئے نہیں آتے کہ خدا کو انسان کی حالت کا پتہ نہیں ہوتا - اور یہ مت خیال کرو کہ کیا بندہ اپنا حال بھی نہیں جانتا -

## سب سے بڑی مصیبت

یہی ہے - کہ لوگ اپنے دل کا حال نہیں جانتے - اگر یہ بات نہ رہے تو ساری خرابی دور ہو جائے - اپنے دلوں کے متعلق لوگوں کے غلط خیال ہوتے ہیں - اس کی موٹی مثال یہ ہے - کہ عام طور پر بہادر اور دلیر انسان بہت کم ہوتے ہیں - اور زیادہ ایسے ہی ہوتے ہیں - جو خطرات سے ڈر جاتے ہیں لیکن اگر سو آدمی کو بٹھا کر لڑائی کی خبریں سناؤ - تو ان میں سے ہر ایک یہی کہیگا - کہ اگر اس موقع پر ہم ہوتے - تو یوں کرتے - لڑنے والوں نے یہ کمزوری دکھائی - اور یہ بزدلی کی اور یہ یونہی نہیں کہتے - بلکہ یقین رکھتے ہیں - کہ اگر ہم ہوتے تو اسطرح کرتے - یہ جھوٹ نہیں بول رہے ہوتے - مگر جب موقع پر لاکر کھڑا کردیا جائے - تب انھیں پتہ لگتا ہے - کہ ان کی حقیقت کیا ہے - اسی طرح انسان کو ہزاروں چیزوں سے محبت ہوتی ہے - اور ہزاروں سے نفرت - مگر درحقیقت اسے نہ ان سے محبت ہوتی ہے - جن سے وہ محبت سمجھتا ہے اور نہ ان سے نفرت ہوتی ہے - جن سے وہ نفرت کا اظہار کرتا ہے - ایک وقت جس چیز سے اسے محبت ہوتی ہے - دوسرے وقت اسی سے نفرت کرتا ہے - اور جس سے نفرت ہوتی ہے - اسی سے محبت جتانے لگتا ہے - آج ایک شخص سے اس کی صلح ہوتی ہے - اور اسے اپنا دوست سمجھتا اور خیال کرتا ہے - کہ میں کبھی اسے چھوڑ نہیں سکتا - لیکن شام کو اسے چھوڑ دیتا ہے - اور اس سے بات کرنا بھی پسند نہیں کرتا - اسی طرح صبح کو ایک شخص سے اس کی دشمنی ہوتی ہے - اور اس کی شکل سے بھی بیزار ہوتا ہے - لیکن شام کو اس کا ایسا دوست بنجاتا ہے کہ کہتا ہے - اگر کوئی اسے ٹیڑھی نظر سے بھی دیکھیگا - تو میں اسے جان سے مار دونگا - ایسے تغیرات ہوتے رہتے ہیں - جن سے ظاہر ہے - کہ عام طور پر انسان اپنے دل کی حالت نہیں جانتا - اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس کے قلب کی حالت بتانے

کے لئے یہ کیا ہے کہ اسے ابتلاؤں میں ڈالتا ہے۔ تاکہ خطرناک حالتوں سے گذر کر اسے اپنی حقیقت کا علم ہو جائے

## ہمارے زمانہ میں

اسلئے کہ ہماری حالتیں بوجہ مدتوں مغلوب رہنے کے اچھی طرح مضبوط نہیں۔ اور ہم میں وہ دلیری اور جرأت نہیں جس کی ضرورت بڑے بڑے ابتلاؤں کو برداشت کرنے کے لئے ہے۔ اسلئے خدا تعالیٰ نے ہم پر رحم کرکے ہمیں ایسے ابتلاؤں میں نہیں ڈالا ہے۔ جیسے پہلے انبیاء کی جماعتوں کے لئے آتے رہے ہیں خدا تحمل برداشت کر لینے کی ہمت دیکھ کر ابتلا ڈالتا ہے۔ یہ نہیں کہ جو ابتلا برداشت کرنے کی طاقت نہ ہو وہ ڈال دے۔ ہاں انسان ایسے ابتلاؤں میں ضرور ڈالا جاتا ہے۔ جن کے متعلق وہ خیال کرتا ہے کہ برداشت نہیں کر سکوں گا۔ لیکن یہ خیال غلط ہوتا ہے۔ اور اس طرح خدا پر الزام لگایا جاتا ہے۔ کہ اللہ نے اسپر ظلم کیا ہے کہ جس بوجھ کے اٹھانے کی اس میں طاقت نہ تھی۔ اسے اسپر ڈال دیا۔ حالانکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کبھی ایسا نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے :- لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا۔ خدا کسی پر ایسا بوجھ نہیں ڈالتا۔ جس کے اٹھانے کی اسے طاقت نہ ہو بوجھ وہی ڈالا جاتا ہے۔ جس کے اٹھانے کی طاقت ہوتی ہے۔ مگر اسوقت تک جب تک کہ اس قوم کو تباہ کرنے کا منشاء نہیں ہوتا۔ جو ابتلاء کسی جماعت کی ترقی کے لئے آتے ہیں۔ وہ طاقت برداشت سے باہر نہیں ہوتے۔ ہاں جو ہلاکت کے لئے ہوتے ہیں وہ ضرور باہر ہوتے ہیں۔ پس

## مومن کے ابتلاء

طاقت سے باہر نہیں ہوتے۔ ہاں وہ خیال کر لیتا ہے کہ باہر ہیں۔ مگر یہ اس کی غلطی ہوتی ہے۔ جب مومن ایک ابتلا کو برداشت کر لیتا ہے۔ تو اسے پتہ لگ جاتا ہے۔ کہ اس کا ایمان کتنا مضبوط ہے۔ پھر اور رنگ میں اسپر ابتلا آتا ہے یا اسی رنگ میں آتا ہے۔ جس رنگ میں پہلے آیا ہوتا ہے۔ مگر زیادہ سخت اگر اس کو برداشت کر لیتا ہے۔ اور اس سے دل میں کسی قسم کا شکوہ و شکایت پیدا ہونے کی بجائے شکر و امتنان پیدا ہوتا ہے کہ خدا نے اپنے فضل سے مجھے اتنی طاقت دی کہ میں نے اسے برداشت کر لیا۔ تو اس کا ایمان اور پختہ ہو جاتا ہے۔ اور وہ اس سے بڑا ابتلا برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ جیسے جوں جوں انسان کو دلیری ہوتی جاتی ہے۔ آگے بڑھتا جاتا ہے۔ اسی طرح اسکی حالت ہوتی ہے۔ وہ جوں جوں دلیر ہوتا جاتا ہے۔ آگے بڑھتا جاتا ہے اس طرح ایک تو اسے اپنے ایمان کی پختگی کا پتہ لگتا جاتا ہے دوسرے اسے آگے بڑھنے کا موقعہ ملتا ہے۔ اور وہ ترقی کرتا جاتا ہے۔ تو

## ابتلاء کے دو فائدے

ہوتے ہیں۔ ایک یہ کہ انسان کو اپنی حالت کا پتہ لگتا ہے کہ خدا کی راہ میں کس قدر تکلیف اٹھا سکتی ہے۔ اور تکلیف کے وقت کس قدر مضبوط رہ سکتی ہے۔ دوسرے یہ کہ آگے قدم بڑھانے کی جرأت پیدا ہوتی ہے۔

## ابتلاؤں کا آنا

ایسی ضروری بات ہے کہ نبیوں کی کوئی جماعت ایسی نہیں ہوئی کہ جسپر ابتلاء نہ آئے ہوں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ ولما یاتکم مثل الذین خلوا من قبلہم۔ کیا لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ نعمت اور وہ انعام جس کی وسعت کا اندازہ نہیں لگا سکتے انہیں یونہی مل جائے گا۔ اور ان پر وہ حالت نہ گذریگی جو پہلوں پر گذرتی رہی۔ وہ حالت ضرور گذریگی۔ اس لئے یہ مت خیال کرو کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ جب تک ان حالتوں میں سے نہ گذرو گے۔ جنہیں سے پہلے گذرے۔ انہیں کیا ہوا تھا۔ اور ان کی حالت کیسی ہوئی۔ ان کی حالت ایسی ہو گئی کہ مستہم الباساء والضراء وزلزلوا حتیٰ یقول الرسول والذین اٰمنوا معہ متیٰ نصر اللہ۔ ان کو بڑی بڑی تکالیف پہنچیں جسمانی بھی اور مالی بھی۔ انہیں اپنی جائدادیں چھوڑنی پڑیں۔ رشتہ داروں کو ترک کرنا پڑا۔ فاقے کرنے پڑے۔ ماریں انہوں نے کھائیں۔ قتل وہ ہوئے۔ غرض کہ کئی کئی رنگ میں ہلائے گئے۔ جس طرح جب زلزلہ آتا ہے۔ تو عمارت کبھی دائیں گرنے لگتی ہے۔ کبھی بائیں۔ اسی طرح دیکھنے والے ان کے متعلق کہتے تھے۔ کہ یہ اب گرے۔ حتیٰ کہ ان کی تکالیف بڑھتے بڑھتے اس حد تک پہنچ گئیں۔ کہ دشمن نے خیال کیا کہ اب یہ گر ہی گئے۔ اسوقت اللہ کے رسول اور مومنوں نے دعا کرنی شروع کی کہ متیٰ نصر اللہ۔ اے خدا ابتلا اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ

## مدد آجائے

متیٰ نصر اللہ کے لفظی معنی یہی ہیں۔ کہ کب مدد آئیگی اور لوگ کہتے ہیں کہ ان کو خدائی مدد کے متعلق شک پیدا ہو گیا تھا کہ شاید آئے یا نہ آئے۔ اسلئے انہوں نے کہا کب مدد آئیگی۔ مگر یہ صحیح نہیں ہے۔ سوال التجا کا رنگ بھی رکھتا ہے۔ انسان کسی سے پوچھتا ہے کہ یہ بات آپ کب کرینگے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ نہیں کرینگے بلکہ یہ کہ کر دیں۔ اسی طرح مجسٹریٹ سے جب پوچھا جاتا ہے کہ میری باری کب آئیگی۔ تو اس کے یہ معنے نہیں ہوتے۔ کہ کبھی نہیں آئیگی۔ بلکہ یہ کہ آجائے۔ تو متیٰ نصر اللہ انھوں نے دعائیں کرنی شروع کر دیں کہ الٰہی ابتلاء بڑھ گئے ہیں۔ اب مدد آجائے۔ اس کے جواب میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ الا ان نصر اللہ قریب۔ خدا کی مدد قریب ہی ہوتی ہے۔ اور

## ہر ابتلاء کے ساتھ مدد

آتی ہے۔ جب ابتلاء تمہاری ترقیات کے لئے آئیں۔ تو پھر تمہیں تباہ ہونے کا ڈر نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر تمہارے نفسوں میں خرابی ہے۔ اور جانتے ہو کہ خدا تمہیں ہلاک کرنا چاہتا ہے تو مدد نہیں آئیگی۔ لیکن اگر تمہارے نفسوں میں خرابی نہیں۔ تمہارا ایمان مضبوط ہے۔ تم تقویٰ کی راہ پر قدم مار رہے ہو۔ وساوس پر تمہیں قابو حاصل ہے۔ تو ابتلاء تمہارے لئے خوف و خطرہ کا باعث نہیں ہو سکتے۔ مومن کو کبھی ڈر نہیں ہوتا۔ اسپر جب ابتلاء آتا ہے۔ وہ

سمجھتا ہے۔ کہ اس ابتلاء کے ساتھ ہی خدا کی مدد بھی آرہی ہے۔ مثنوی رومی والے نے اسی مضمون کو اس طرح بیان کیا ہے ؎

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ است
زیر آں گنج کرم بنہادہ است

پس ہر ابتلاء جو آتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ خزانہ انعامات کا مخفی ہوتا ہے۔ اسلئے اصل خطرہ کی بات ابتلاء نہیں ہوتا۔ کیونکہ ابتلاء کے تو یہ معنے ہوتے ہیں کہ اور ترقی خدا دیگا۔ ڈر اور خوف کی بات اپنے نفس کی حالت ہوتی ہے۔ اس کو ٹٹولنا اور دیکھنا چاہیئے۔ کہ آیا اس میں تو کوئی ایسی بات پیدا نہیں ہوگئی۔ جو تباہی کا باعث بنجائے اگر اسمیں وساوس نہیں پیدا ہوئے۔ اگر ایمان مضبوط ہے۔ اور دل شکر اور امتنان کے جذبات سے پُر ہے تو خوش ہونا چاہیئے۔ کیونکہ ایسی حالت میں ابتلاء ڈر کا باعث نہیں۔ بلکہ خوشخبری ہے۔ لیکن اگر ابتلاء آنے پر وساوس پیدا ہو جاتے ہیں۔ ایمان میں کمزوری معلوم ہوتی ہے۔ تو سمجھ لو کہ یہ ابتلاء تمہاری ترقی کا باعث نہیں۔ بلکہ ہلاکت کا باعث ہو گا ؛

پس ابتلاء کے وقت ابتلاء کی طرف نہیں دیکھنا چاہیئے بلکہ اپنے نفس کو دیکھنا چاہیئے۔ اگر تمہارا نفس مطمئن ہے۔ اگر اس میں کوئی نقص اور کمزوری نہیں پیدا ہوئی تو خوش ہو کہ تمہاری ترقی کا وقت آگیا۔ اور تمہارا قدم آگے بڑھنے لگا۔ لیکن اگر نفس میں خرابی ہے ایمان میں کمزوری ہے۔ اور دل میں وساوس ہیں تو سمجھ لو کہ تباہی آگئی ہے ؛

## ہماری جماعت کے لئے ابتلاء

آنے ضروری ہیں۔ اور آئے ہیں۔ لیکن پہلی جماعتوں کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں۔ صحابہ کرام کو ایک دم کس قدر ابتلاء آئے۔ ان کا تو عشر عشیر بھی نہیں۔ صحابہ پر یکدم سارے ابتلاء آئے۔ مگر ہمارے لئے ایسا نہیں ہوا۔ بلکہ سہار سہار کر ہم پر آرہے ہیں۔ ایک ابتلاء کے برداشت کرنے کی جب طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ تب دوسرا آتا ہے ہمارے ابتلاؤں کی مثال ایسی ہی ہے۔ جیسے نماز اور روزہ کے ابتلاء ہیں۔ کہ اگر سردی ہو۔ تو گرم پانی کر لیا جائے اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے میں تکلیف ہے تو بیٹھ کر پڑھ لی جائے۔ اگر روزہ نہیں رکھا جاتا تو دوسرے وقت میں رکھ لیا جائے۔ مگر صحابہ کے ابتلاء کی مثال یہ نہ تھی۔ بلکہ یہ تھی۔ کہ جیسے یکدم مکان اوپر آگرے۔ یا جیسے سارا سال محنت کرنے کے بعد جب کھیتی تیار ہو تو آگ لگ جائے ؛

ہماری جماعت پر جو ابتلاء آئے ہیں۔ اگر پہلوں کے ابتلاؤں کو دیکھا جائے۔ تو اول تو میں اپنے لئے انہیں ابتلاء کہنا ہی جائز نہیں سمجھتا۔ کیونکہ پہلوں کے مقابلہ میں انہیں ابتلاء کہتے ہوئے شرم آتی ہے۔ مگر پھر بھی یہ

## ترقی کا زینہ

ہیں۔ اگر ہماری جماعت کے لوگ ان کو برداشت کر لینگے تو ترقی کے اعلیٰ زینہ اور ایمان کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جائینگے۔ اور اصل اور حقیقی ایمان وہی ہوتا ہے۔ جو ابتلاؤں میں سے گذرنے کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ پس تم اپنے ایمانوں پر غور کرو۔ جس قسم کے تمہارے ایمان ہیں۔ کیا ان کے بدلے میں تم پچاس سال کی زندگی پانے کے بھی مستحق ہو۔ اگر نہیں۔ تو پھر ابدی زندگی کس طرح پا سکو گے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ تم پر ابتلاء آئیں۔ اور تمہارا ایمان پختہ ہو۔ کیونکہ اسی کے بعد ابدی زندگی حاصل ہوتی ہے ؛

خدا تعالیٰ ہم پر اپنا فضل کرے۔ اور محض اپنے کرم سے اپنا قرب عطا کرے۔ اور ہمیں ایسا ایمان نصیب کرے۔ جس کے بعد ابدی زندگی حاصل ہو ؛

---

## ایک غریب کی درخواست

---

ایک بھائی علاقہ ریاستی جموں میں نہایت غریب ہیں۔ الفضل ان کے نام جاری ہونا بہت ضروری ہے کیونکہ اس نواح میں یہی تبلیغ کا ذریعہ ہے کوئی دوست ان کی طرف سے ایک سال کی قیمت ادا فرمادیں ؛ مینجر الفضل قادیان

# ہماری آئندہ نسل اور ہائی سکول قادیان

---

**ہماری اخلاقی حالت**

اسمیں شک نہیں کہ بچوں کی اخلاقی حالت ان کے گرد و پیش کے لوگوں کے کردار اور گفتار پر موقوف ہوتی ہے۔ مگر صدہا لوگ اولاد حاصل کرنے کے لئے تڑپتے ہیں۔ لیکن جب اولاد نصیب ہوتی ہے۔ تو دس فیصدی لوگ بھی یہ خیال نہیں کرتے۔ کہ ہمارے بچے کن استادوں اور کیسی صحبتوں سے متاثر ہوتے ہیں۔ ان لوگوں کی ایسی ہی مثال ہے۔ جو زر کثیر سے مکان یا باغ طیار کرائیں۔ لیکن اس کی نگہداشت کے لئے تجربہ کار امین محافظ اور باغبان کے انتخاب میں لاپروائی کریں۔ میں نے بعض والدین کو اپنی اولاد کے خراب ہونے پر روتے دیکھا ہے۔ جب ان سے دریافت کیا۔ تو یہی معلوم ہوا۔ کہ انگریزی پڑھ کر بچے مادر پدر آزاد ہو جاتے ہیں۔ یا مڈل اور انٹرنس میں ان کی تربیت اور تہذیب اخلاق میں کوتاہی کی گئی تھی۔ ظاہر ہے کہ اکثر شہروں میں گندی صحبتوں اور گندے ناولوں اور قصے کہانیوں اور درسی کتب کے مصنفوں کی تاثیروں سے نوّے فیصدی طلباء ایسے ہو جاتے ہیں ؛

**ایمان بالغیب و ایمان بالظاہر**

انسانوں کے اکثر اعمال اور افعال ابتداء میں ایمان بالغیب پر موقوف نہیں ہوا کرتے۔ بلکہ ظاہرداری اور دوستوں اور بزرگوں اور پیر و مرشد کے لحاظ سے اور آشنائی اور ذاتی واقفیت کا انسان کے ابتدائی مرحلوں پر بہت کچھ اثر پڑتا ہے۔ میں نے بعض طلباء کو جن میں سرکشی اور خودسری کا مادہ زیادہ پایا۔ ان کی واقفیت حضرت اقدس اور دیگر بزرگان دین سے کرائی۔ تو وہ رفتہ رفتہ اکثر افعال شنیعہ سے خود ہی تائب ہو گئے۔ اور ان کے چلن اور سیرت پر ایسا اثر پڑا۔ جو وعظوں اور لیکچروں سے غیر ممکن ثابت ہوا۔ کیونکہ ہر ایک انسان ابتدائی روحانی مرحلے میں اکثر نا کردنی امور سے اسلئے مجتنب رہتا ہے۔ کہ وہ دل میں محسوس کرتا ہے۔ کہ اگر میرے ایسے رویّے کا علم میرے مرشد اور فلاں استاد اور

بزرگ کو ہوگا تو میں انہیں منہ نہیں دکھا سکوں گا۔

**لاکھوں روپوں سے کیوں مستفید نہوں**

آپ لوگوں نے لاکھوں روپے خرچ کرکے ہائی سکول اور بورڈنگ ہوس قادیان طیار کیا ہے جس میں کئی غیراحمدی اس لئے اپنے بچوں کو بھیجدیا کرتے ہیں۔ کہ دیگر درسگاہوں کی نسبت قادیان میں فرمانبرداری اور نیک چلنی اور صوم صلوٰۃ کی زیادہ پابندی کی جاتی ہے۔ پس جب لاکھوں روپیہ کی عمارتوں سے غیر اقوام کے لوگ مستفید ہو رہے ہیں۔ تو ہم ان عظیم الشان عمارتوں اور بزرگان دین کی نیک صحبت اور تاثیرات روحانیہ سے کیوں مستفید نہ ہوں۔

**کس عمر میں اخلاق کی بنیاد پڑتی ہے**

اول تو بچپن ہی میں والدین اور رشتہ داروں کا بہت اثر پڑنا شروع ہو جاتا ہے لیکن مڈل کلاسوں میں بیرونی دنیا کا جو اثر بچے کے قلب پر پڑتا ہے۔ وہ دریا کے بہاؤ کی طرح طغیانی پر ہوتا ہے۔ اس عمر میں اگر اسکی صحبت اچھی اور قابل تقلید نمونوں سے روشناسی اور ذاتی واقفیت اور پند و نصائح کی تخم ریزی کیجاوے تو اسے ہائی ڈیپارٹمنٹ میں اعلیٰ اخلاق اور آداب کے سیکھنے میں بہت مدد ملتی ہے۔ اسی عمر میں بچے کو جوان ہوکر جو کچھ بننا ہوتا ہے۔ اچھا یا برا بنتا ہے۔ اس لئے اگر ہائی ڈیپارٹمنٹ میں بچوں کو قادیان کے ہائی سکول میں داخل کرایا جاوے۔ تو ان کی اصلاح میں بہت کوشش درکار رہتی ہے گویا جہاں پیسہ بھر سعی درکار ہوتی ہے۔ وہاں اشرفی سے بھی بمشکل کام چلتا ہے۔ کیونکہ روحانی اور اخلاقی قوتوں کی شاخیں جدھر جھکنا چاہتی ہیں وہ جھک جاتی ہیں۔

**گھر کا وعظ کافی نہیں**

یہ انبیاء اور ان کے خلفاء کا ہی وجود ہوتا ہے۔ جو مکمل طور پر دوسروں کے لئے قابل تقلید نمونہ ہوتا ہے۔ انسان تعلیم تو ہر جگہ حاصل کر سکتا ہے۔ لیکن جس اعلیٰ اخلاق اور اچھے رد نمونوں سے انسان زندگی بھر سکھ حاصل کر سکتا ہے۔ وہ قادیان سے ہی حاصل ہو سکتے ہیں۔

**ہائی سکول قادیان اور اسکا سٹاف**

خدا کی ہی یہ عجیب شان ہے تو کسی کو شک نہیں کہ موجودہ سٹاف میں سے اکثر حضرت مسیح موعودؑ کی بابرکت صحبت سے فیض یافتہ ہیں۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے جیسے بزرگوں کا کسی سکول میں تلاش کرنا عبث ہے۔ انہیں کی فیض صحبت اور تعلیم سے موجودہ ہیڈ ماسٹر صاحب اور چوہدری فتح محمد صاحب جیسے بزرگ قابل تقلید نمونہ پیدا ہوئے ہیں۔

**دنیا میں تغیر کرنے والے کون ہونگے**

یہ مت خیال کرو۔ کہ ہمارے ننھے ننھے بچے کس طرح بڑے بڑے لیکچرار مبلغ بن سکینگے؟ انہیں بچوں میں سے ایسے ہونگے جنہوں نے دنیا کو سر کرنا ہے مگر کیا ظاہری تعلیم اور ڈگریوں اور سندوں سے انہیں فتوحات حاصل ہونیوالی ہیں؟ ہرگز نہیں۔ جب تک قوم مسلمانوں اور زاروں سے مسلح نہیں ہوتی جو مسیح موعودؑ لائے ہیں۔ مسلمان کہلانے والے ظاہری تغیر اور تربیت سے کفر کے قلعوں پر حملہ آور نہیں ہو سکتے۔ بہت قریب زمانہ آتا ہے۔ کہ یہاں کے تعلیم یافتہ بزرگوں کی بہت ضرورت پڑنے والی ہے۔ مگر اس وقت وہی خوش نصیب میسر آئینگے جو اندنوں یہاں تعلیم پاکر احمدیت کے اوزاروں اور اخلاق فاضلہ سے مسلح ہو رہے ہیں۔ دنیا میں جتنی قومیں عروج کو پہنچی ہیں۔ ان کی تخم ریزی اور بنیادی پتھر نبیوں کے بابرکت ہاتھوں سے ہی رکھے گئے تھے۔ کیونکہ آئندہ ترقی کرنے والے گروہ کی رہنمائی نبی کے سوا کوئی دوسرا آدمی انسان نہیں کر سکتا۔ اسی طرح اب مسلم سوسائٹی اور قوم کی از سر نو بنیاد ایک نبی کے ہاتھ سے رکھی گئی ہے۔ اس لئے ضرور ہے کہ اسلام ترقی کرے۔ لیکن اس کے لئے کام کرنے والے لاہور امرتسر یا دہلی یا علی گڑھ کے تعلیم یافتہ افراد نہیں ہونگے۔ بلکہ قادیان کے تعلیم یافتہ افراد ہی ہونگے جنہوں نے تمام دنیا پر روحانی اور جسمانی حکمرانی کرنی ہے۔ مبارک ہونگے وہ والدین جن کو بچے یہاں تعلیم پا دیں۔ کیونکہ ان کے لئے انعام الٰہی کے بڑے بڑے وعدے اور بڑی بڑی کامیابیاں مقدر ہیں۔

بالآخر سٹاف کے متعلق میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ یہاں کے استادوں میں فرض شناسی کا احساس بہت ہے۔ اور جیسے بیرونی سکولوں میں ٹرینڈ بی اے بی ٹی اور گریجویٹ حسب ضابطہ سرکاری کام کرتے ہیں ویسی ہی لیاقت اور سندات اور ڈگری یافتہ اصحاب یہاں تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں تندہی اور عرق ریزی سے دینی اور دنیوی تعلیم میں خوب دن رات نگران اور مصروف کار ہیں۔ (ماسٹر عبدالرحمٰن (بی اے) قادیان)

# گلدستہ جذبات

اس عنوان سے جو میری نظم شائع ہوئی ہے اس کے متعلق چند باتیں تشریح طلب ہیں۔ اس لئے کہ آریہ گزٹ نے ایک نوٹ لکھا۔ اور ایک میرے دیرینہ کرمفرما کا خط بھی آیا۔ مصرع "رحم تم کو نہ کبھی آیا" غلط چھپا ہے "آتا ہے" زائد ہو یوں پڑھا جائے۔

ع رحم آیا نہ کبھی تم کو نہ آ سکتا ہے۔ یہ خطاب منکرین امت دعوت مسیح موعودؑ سے ہے کہ ان کو باوجود تبلیغ کی گرما تے نہیں۔

۲۔ رات آدھی گئی پوری نہ ہوئی خواہش دل مطلب یہ ہے کہ تبلیغ کرتے کرتے بہت مدت گذر گئی لیکن اپنی محبوب خواہش کی جو تصویر دل میں جمائے بیٹھے ہیں کہ کل دنیا مسلمان ہو جائے۔ وہ تصور تک ہی محدود ہے۔

۳۔ روٹھنے والے کو ہر چند منا بیٹھے ہیں۔ یہ خطاب قوم سے ہے۔ علی الخصوص اصحاب پیغام سے۔

۴۔ تو ستم توڑ والا شعر بھی انہی حضرات امت دعوت مسیح موعود کے عام افراد سے متعلق ہے۔ اور مطلب یہ ہے کہ ان کی طرف سے خواہ کیسی بدسلوکی ہو۔ ہم تو ان کے خیر خواہ ہی رہنگے۔

۵۔ اب سمجھ آئی کہ اسلام ہے کس چیز کا نام جتنا کوئی شخص مذہب کا جوش رکھے گا اتنا ہی بنی نوع انسان کا ہمدرد ہوگا۔ مخلوق کی محبت ایک پہلو سے بت ہے مگر حقیقت میں یہی "اسلام" ہے۔ نیز جو گناہ بھی انسان سے ہو۔ درحقیقت ایک قسم کا شرک ہے۔ اور وہ ایک بت ہے۔ اس گناہ سے تکلیف اٹھا کر اسلام کی قدر آتی ہے۔ غزل کے اشعار کی تشریح سے ان کا لطف جاتا رہتا ہے۔ افسوس ہے کہ مجھے چند سطور لکھنی پڑیں۔ اکمل

## جماعت احمدیہ سیلون کا امیر

جماعت احمدیہ سیلون کا امیر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے مسٹر ڈبلیو ایم طٰہٰ کو مقرر فرمایا ہے۔

خاکسار
ناظر اعلیٰ قادیان

اشتہارات

(ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل ایڈیٹر)

# احباب کو عام اطلاع

فہرست کتاب گھر جس میں سلسلہ احمدیہ کی تمام کتب موجودہ کے نام مع قیمت درج ہیں۔ اس میں بعض ایسی کتب حضرت مسیح موعودؑ کی بھی ہیں جن کی بک ڈپو تالیف واشاعت نے قیمتیں بڑھا دی ہیں۔ اس لئے سابقہ مندرجہ قیمتیں منسوخ سمجھی جائیں۔ اور اب بک ڈپو تالیف واشاعت کی مقررہ قیمت لی جا سکیگی۔ کتاب گھر کی مکمل فہرست دوبارہ ترمیم ہو کر طیار ہو رہی ہے۔ احباب وہ فہرست طلب کرلیں۔ علاوہ فہرست کتب کے انشاء اللہ اس میں اور بھی مفید اضافہ شامل کیا جاویگا۔ سلسلہ کی تمام کتب موجودہ ملنے کا مختصر پتہ

کتاب گھر قادیان

# حضرت خلیفۃ المسیح کی پسندیدہ نماز مترجم

یہ ایک نہایت جامع اور مختصر مگر مدلل کتاب ہے جو پہلے چھپ کر مقبول خاص وعام ہو چکی ہے۔ احباب کے بار بار تقاضا کے بعد پھر اسکو عمدہ خط اور نفیس کاغذ پر چھپوایا گیا ہے۔ اسمیں نہ صرف نماز کا وہ طریق بیان کیا گیا ہے۔ جس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود عمل پیرا تھے۔ بلکہ اس کے ساتھ آیات قرآنیہ واحادیث صحیحہ سے حضور پر نور کے دعوے کا ثبوت اور مخالفین سلسلہ کے اعتراضات کی بیخ کنی کی گئی ہے۔ اب یہ تبلیغ کے لئے بہت ہی عمدہ کتاب ہو گئی ہے قیمت صرف ۱۰/ عہ کے ۴ عدد۔ نصائح مبلغین اسمیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی دو تقریریں درج ہیں۔ جسمیں تبلیغ کرنے کے متعلق ہدایات فرمائی ہیں ۲/ سیرت حرفی آثار مسیح علیہ السلام کے بیان میں جو نشان دین کی بڑی بڑی کتابوں میں آئے ہیں ۸/ اس کے علاوہ سلسلہ کی تمام کتب نصیر شاپ قادیان سے طلب کریں۔ فہرست کتب مفت۔

# پیٹ کی جھاڑو

یہ نسخہ حضرت مسیح موعودؑ کا بتایا ہوا جو امراض شکم کیواسطے بیحد مفید ہے۔ آپنے فرمایا یہ پیٹ کی جھاڑو ہے۔ میرے والد صاحب نے ستر برس کی عمر تک استعمال کیا ہے جس سے ثابت ہوا ہے کہ قبض اور پیٹ کی صفائی کے لئے مفید ہے بلکہ میں نے مرض انفلوانزا میں جس مریض کو استعمال کرایا۔ شفایاب ہوا۔ اس لئے کم از کم یہ مفید گولیاں احباب کے پاس ہونی چاہئیں۔ جو ایسے موقعوں پر کام آویں صرف ایک شب کو سوتے وقت کھانے سے قبض وغیرہ کی شکایت رفع ہوتی ہے۔ قیمت گولیاں فی سیکڑہ معہ محصولڈاک عہ / المشتہر

سید عبد اللہ عزیز ہوٹل قادیان پنجاب

# قادیان میں ۱۵ مرلہ زمین بکتی ہے

قادیان کے پختہ بازار کے سر پر بجانب شمال مغرب ہندوؤں کی مشین والے مکان کی پشت پر شرقی جانب ایک زمین ۱۵ مرلہ فروختنی ہے۔ موقعہ خوب ہے۔ جو صاحب سب سے پہلے روپیہ بھیجینگے انکو نو سو روپے میں دیدیجائیگی۔ خط وکتابت معرفت قاضی اکمل نشی سراج الدین بریلوی قادیان ضلع گورداسپور

# ہندوستان کی خبریں

**بمبئی میل کا اجرا** کلکتہ - ۳۱ مارچ - ای - آئی ریلوے کا شاف ترقی سے مگر دو کام پر واپس آ رہا ہے - کل تقریباً دو حصہ آدمی کام پر واپس آئے - اب چونکہ صورت حال زیادہ آسان ہوتی جاتی ہے - اس لئے انتظام کیا گیا ہے کہ کل سے بمبئی میل چلا دی جائے -

**چرخہ نصاب تعلیم میں** بنگال گورنمنٹ نے ریزولیوشن منظور کر لیا ہے کہ جو مدارس اپنے نصاب میں چرخہ اور ہاتھ سے سوت کاتنے کی صنعت کو شامل کرنا چاہیں وہ کر سکتے ہیں -

**گاندھی اور انارکی** ہمعصر کیسری رقمطراز ہے - کہ سر سنکرن نائر جنہوں نے صوبہ پنجاب میں مارشل لا کے نفاذ کے سلسلہ میں وائسرائے کی اگزیکٹو کونسل سے استعفا دیدیا تھا - "گاندھی اور انارکی" کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے جس میں بڑے زور شور کے ساتھ لکھا ہے کہ مسٹر گاندھی غدر کے مبلغ ہیں -

**زمیندار کے مقدمہ کا فیصلہ** ۳۰ مارچ کو حافظ سید احمد ایڈیٹر زمیندار و مدیر اخبار مذکور کے پرنٹر اور پبلشر کا مقدمہ پیش ہوا - حافظ سلطان احمد پرنٹر نے معافی مانگ لی - عدالت نے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا جو حسب ذیل ہے:
ایڈیٹر کو دو سال قید محض - پبلشر کو ۵۰۰ روپے جرمانہ جرمانہ ادا نہ کرنے پر دو ماہ قید محض - پرنٹر کو ۶ ماہ قید محض - معافی نامہ

**عورتوں کو ووٹ دینے کا حق** گزٹ آف انڈیا میں یہ اعلان کیا گیا ہے کہ جو خواتین کسی صوبہ کی کونسل میں ووٹ دینے کی اہلیت رکھتی ہیں وہ لیجسلیٹو اسمبلی کے انتخاب میں بھی ووٹ دے سکتی ہیں -

**مسٹر داس کی سزایابی زیر غور** کلکتہ - ۳۱ مارچ - بنگال کونسل کے اجلاس میں گو مسٹر سی آر داس کے اس بیان کے متعلق جو آپ نے سزا یابی کے بعد مجسٹریٹ کے فیصلہ کے متعلق دیا تھا - ایک سوال کے جواب میں آنریبل سر عبد الرحیم نے کہا کہ معاملہ حکومت کے زیر غور ہے -

**قانون مطابع کی تنسیخ پر وائسرائے کے دستخط** قانون مطابع کو تنسیخ کرنے والا جو قانون کونسل آف سٹیٹ نے پاس کیا تھا - ۲۹ مارچ کو گورنر جنرل نے اس پر منظوری کی مہر ثبت کر دی -

**سکھ گرفتاروں کی تعداد** شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کی اطلاع ہے - کہ سکھ گرفتاروں کی تعداد ۱۰۵۸ تک پہنچ گئی ہے -

**اراکین خلافت و کانگریس امرتسر کو سزا** سید اسمٰعیل غزنوی و پنڈت دینا ناتھ کو فی کس ۱½ سال قید سخت کی سزا دی گئی سردار جسونت سنگھ کو بلا جرمانہ تین سال اور ۱½ ماہ قید سخت کی سزا ملی - ان مقدمات میں مسٹر بی ٹی نائب کپتان امرتسر کے رویہ اور برتاؤ کے لوگ سخت شاکی تھے -

**مذہب میں دوبارہ داخل ہونے کا مسئلہ** کالی کٹ - ۳۰ مارچ نمبرداری برہمنوں کی ایک کانفرنس منعقد ہونے والی ہے - اس میں یہ مسئلہ زیر بحث آئیگا - کہ مالابار میں جن ہندوؤں کو زبردستی مسلمان بنایا گیا ہے - وہ اپنے مذہب میں آیا دوبارہ داخل ہو سکتے ہیں کہ نہیں - نمبرداری برہمن جو حد سے زیادہ قدامت پسند ہیں - اور جو سوامی شنکراچاریہ کے احکام کے ایک ایک لفظ کی پابندی کرنے والے ہیں - ان کے درمیان اس مسئلہ پر بہت بحث و تکرار ہو رہی ہے -

**سکھ ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس** سکھوں کی تعلیمی کانفرنس کا چوتھا اجلاس بجائے تعطیلات ایسٹر کے ۴ - ۵ - ۶ - اگست کو منعقد ہوگا -

**بیساکھی کا میلہ اور ریلوے** سرکاری اعلان مجریہ لاہور یکم اپریل مظہر ہے - عام اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ایسٹ انڈین ریلوے کی ہڑتال کے باعث انجن کے کوئلہ کی قلت کی وجہ سے نارتھ ویسٹرن ریلوے کے حکام بیساکھی اور چوہا سیدن شاہ کے میلے میں جانے والے مسافروں کے لئے جو ۹ - اور ۱۵ اپریل کے درمیان کھیوڑہ کے نزدیک لگیگا - گاڑیوں کا کوئی خاص انتظام نہیں کر سکینگے - اس لئے جانیوالوں کو ریل گاڑی کی تکلیف سے آگاہ کیا جاتا ہے - اور انہیں اطلاع دی جاتی ہے کہ جب تک وہ سڑک کے راستے چلنے کا انتظام نہ کریں میلے میں شریک نہ ہوں -

**مورخہ ۳۰ مارچ کو دہلی میں ہڑتال منائی گئی** ۱۹۱۹ء میں ۳۰ مارچ کو جو لوگ قتل ہوئے تھے - ان کی یاد میں ۳۰ مارچ کو اہل دہلی نے ہڑتال منائی -

**آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا جدید فیصلہ** بمبئی - ۲ اپریل - آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے جنرل سیکرٹری نے مجلس عاملہ کے اراکین سے حسب ذیل قراردادوں کے لئے بذریعہ تار منظوری طلب کی ہے -

۱ - کمیٹی سفارش کرتی ہے - کہ جب تک مسٹر گاندھی ان سے علیحدہ ہیں ہر مہینہ کا اٹھارواں دن تمام ہندوستان میں قربانی اور دعا کے دن کے طور پر منایا جائے - قربانی اس طرح کی جائے - کہ اس روز کی تمام آمدنی تلک سوراج فنڈ میں دیدی جائے -

۲ - مدراس اور بمبئی کی عرضداشتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے چونکہ ۱۳ اپریل سال نو کا پہلا دن ہے - اس لئے کمیٹی قومی ہفتہ میں ایک دن کا اضافہ کرتی ہے - اور تمام ملک سے درخواست کرتی ہے - کہ بجائے ۱۳ کے ۱۴ اپریل کو تمام ہندوستان میں ہڑتال کی جائے -

**فاقہ کی وجہ سے بیوی بچوں کا قتل** پٹنہ سے خبر آئی ہے کہ سراج گنج تھانہ کا ایک مسلمان اس جرم میں گرفتار کیا گیا ہے - کہ اس نے اپنی بیوی بچی اور ایک بیٹے کو مار ڈالا اور وہ اپنے ایک بچے کو ہلاک کر رہا تھا - کہ لوگوں نے دیکھ لیا - بیان کیا گیا ہے کہ اس نے فاقہ سے مجبور ہو کر گاؤں کے مہاجنوں سے قرض مانگا - لیکن ایک کوڑی نہ ملی - بال بچوں کی مسلسل فاقہ کشی سے تنگ آ کر اس نے مذکورہ بالا فعل کا ارتکاب کیا - اب وہ شفاخانے میں زیر علاج ہے - صحت ہونے پر مقدمہ چلایا جائیگا -

**ترجمہ کی ممانعت** کالی کٹ - ۳۰ مارچ - ملاپورم کی مسجدوں میں ہر سال ترجمہ کے نام سے ایک تقریب ہوتی تھی - جس میں مالابار کے تمام حصوں کی موپلے شریک ہوتے تھے - ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اس کے انعقاد کی ممانعت

# غیر ممالک کی خبریں

**ارمنوں میں اندھاپن کی وبا** پیرس - ۲۸ مارچ - امریکہ کے ماہر چشم ڈاکٹر اونر نے بیان کیا ہے۔ کہ ارمنیوں میں نابینائی کی وبائی مرض کی طرح پھیل گئی ہے - اور چند سال کے عرصہ میں اندیشہ ہے۔ کہ ساری قوم اندھی ہو جائیگی -

**گاندھی جھنڈا کا سوال پارلیمنٹ میں** لنڈن - ۲۹ مارچ - پارلیمنٹ میں وائیکونٹ کرزن کے جواب میں لارڈ ونٹرٹن نائب وزیر ہند نے کہا کہ گورنمنٹ ہند کی وہ رپورٹ موصول ہو چکی ہے جس کا تعلق بھاگلپور کی نمائش میں سرکاری جھنڈے کے ساتھ گاندھی کا جھنڈا اڑانے سے ہے - گورنمنٹ کو اس بات کا افسوس ہے کہ اس موقعہ پر زیادہ سختی نہ کی گئی - آئندہ کے لئے کسی حالت میں بھی سوراج یا گاندھی کا جھنڈا اڑانے کی اجازت نہیں دیجائیگی -

**جرمنی کا شرائط تاوان کے متعلق انکار** لنڈن - ۲۷ مارچ - ڈیلی میل کا نامہ نگار متعینہ برلن بذریعہ تار اطلاع دیتا ہے کہ ڈاکٹر ورتھ کل ریشٹاگ میں اس امر کا اعلان کرینگے کہ جرمنی کمیشن تاوان کے آخری مطالبات کو پورا کرنے پر تیار نہیں ہے - اور وہ باشندگان جرمنی پر ایسا بھاری بوجھ رکھنا غیر ممکن خیال کرتی ہے -

**ہندوستان کیلئے قرضہ** لنڈن - ۳۰ مارچ - لارڈ ونٹرٹن نے کل اس مضمون کا ریزولیوشن دار العوام میں پیش کیا - کہ وزیر ہند کو ہندوستان کی آمدنی کی ضمانت پر قرضہ لینے کی اجازت دیجائے جس کی رقم ۵ کروڑ پونڈ سے زیادہ نہ ہو - انہوں نے کہا کہ یہ رقم ریلوے اور توسیع انہار کے لئے درکار ہے - اور کہا کہ یہ ساری رقم چار پانچ سال کے عرصہ میں لیجائیگی - یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ تمام رقم اسی جگہ قرضہ لیجائے - مسٹر جیکب جانسٹن نے کہا کہ ہندوستان میں ریلوے زیادہ تر فوجی مقاصد سے بنائی جاتی ہیں - لارڈ ونٹرٹن نے اس رائے سے اختلاف ظاہر کیا - اور کہا کہ ہندوستان کی ریلوں نے ہندوستانی اور انگریزی سول سرونٹ کی کوششوں سے ہزار ہا آدمیوں کی جانیں بچائی ہیں -

**کانفرنس مشرق قریب کی قرار دادیں** (۱) قسطنطنیہ کو خالی کر دیا جائیگا - اور تمام اتحادی فوجیں واپس بلالی جائینگی - درہ دانیال کے ایشیائی ساحل پر ترکی کا پھر قبضہ و دخل ہوگا -

(۲) آبنائے باسفورس پر اتحادی کمیشن کا قبضہ رہیگا - جس کا صدر ایک ترک ہوگا - گیلی پولی پر اتحادی قابض رہینگے -

(۳) مشرقی تھریس کا ایک بڑا حصہ ترکوں کو دیدیا جائیگا لیکن اڈریانوپل یونانیوں کے حوالے کیا جائیگا -

(۴) ولایت سمرنا بھی ترکوں کو واپس دی جائیگی - اگرچہ اس میں خاص طرز حکومت قائم کی جائیگی -

(۵) اناطولیہ میں ترکی سیادت تسلیم کی جائے گی -

(۶) ترکی کی مالی آزادی پر کسی قسم کی نگرانی نہیں قائم کی جائے گی -

(۷) سلطان المعظم کے دنیوی اور مذہبی اختیارات کو قائم رکھا جائے گا -

**یونانیوں پر دول متحدہ کی تجاویز کا اثر** لنڈن - ۲۹ مارچ - اتھنس کے ایک نیم سرکاری بیان میں مرقوم ہے کہ یونان کے تمام حلقوں میں دول متحدہ کی تجاویز کا نہایت ہی غمناک اثر ہوا ہے - تمام یونانی اخبارات صورت حال کی نزاکت پر زور دیتے ہیں اور ملک کی تمام سیاسی جماعتوں سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ متحد و متفق ہو کر معاملات کے سلجھانے کی کوشش کریں -

**لینن پر فالج کا حملہ** لنڈن - ۲۹ مارچ - ریوال کا ایک تار مظہر ہے کہ لینن کی علالت کی رپورٹیں برابر ماسکو سے شائع ہو رہی ہیں - تازہ ترین رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ماہرین فن نے ان کے مرض کی تشخیص کر لی ہے اور اسے ایک ترقی کرنے والا فالج قرار دیتے ہیں - اور سیاسی نقطہ نظر سے لینن کا شمار مردوں میں کیا جاتا ہے -

**وائسرائے ہند مستعفی نہیں ہونگے** لنڈن - ۳۰ مارچ - دیوان عام میں مسٹر جان ریس کے جواب میں لارڈ ونٹرٹن نے کہا کہ لارڈ ریڈنگ کے مستعفی ہونے کی افواہ بالکل غلط ہے -

**ایک اخبار کا دفتر جلا دیا گیا** لنڈن - ۲۹ مارچ - مسلح آدمیوں کی ایک جماعت عظیم نے ڈبلن کے اخبار فری مین جرنل کے دفتر میں جا کر مشینری کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا - اور پٹرول بکھیر کر عمارت کو آگ لگا دی -

**معزول شاہ اسٹریا کا انتقال** فنچل - ۳۰ مارچ - کارل سابق شاہ اسٹریا کا نمونیا سے انتقال ہو گیا ہے -

**مشرق قریب کی کانفرنس کی رپورٹ دیوان خاص میں** لنڈن - ۳۰ مارچ - آج دیوان خاص میں مارکوئیس کرزن نے ایک بیان کے دوران میں مشرق قریب کی کانفرنس منعقدہ پیرس کے نتائج کی رپورٹ کی - انہوں نے کہا کہ کانفرنس کا فیصلہ ہر لحاظ سے بالاتفاق کیا گیا ہے -

مارکوئیس کرزن نے ایشیائے کوچک کے تخلیہ کے لئے تجاویز پیش کیں - کہ جب ہنگامی صلح منظور ہو جائیگی - تو یونانی اتحادیوں کی زیر نگرانی ان علاقوں سے چلے جائینگے - اتحادی عیسائی اقوام کے تحفظ فوائد کے لئے کارروائی کرینگے - جس کے لئے ساڑھے چار ماہ درکار ہونگے -

**تخلیہ تھریس** کانفرنس نے یونانیوں سے تھریس خالی کر دینے کی درخواست کرنے کو حق بجانب یا ممکن العمل خیال نہ کیا - کیونکہ وہاں ان کا فوجی قبضہ ہے - مزید براں یونانی فوجیں وہاں سے چلے جانے سے انکار کر دینگی اور ان کے خیال میں کوئی طاقت ایسی نہیں - جو انہیں وہاں سے نکال دے -

تاہم کانفرنس نے ترکی مخالفت کی طاقت کو تسلیم کیا کہ اگر قسطنطنیہ واپس دے دیا جائیگا تو وہ یونانی ہمسایوں کی ناگوار موجودگی یا فوجی دھمکی سے محفوظ ہو جائیگا - بہترین فیصلہ اسی طریق پر ہو سکتا ہے - کہ تھریس کا تقسیم و تجزیہ کر دیا جائے -

**ایک نہایت مشکل مسئلہ** مارکوئیس کرزن نے بیان کیا - کہ رائے عامہ نے بالعموم تین عظیم الشان طاقتوں کے اس فیصلہ کو منظور کیا ہے گذشتہ پچاس سال میں ایسے مشکل مسئلہ کا ایسا منصفانہ حل عمل میں نہیں آیا -

(باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا)